اعتکاف' عید الفطر اور شوال کے روزے

اعتکاف

اعتکاف کا لغوی معنی ٹھہرنا ہے' لیکن شرعی اصطلاح میں اعتکاف' رمضان المبارک میں عبادت و ریاضت کی غرض سے مسجد میں گوشہ اختیار کر لینے کو کہتے ہیں۔

☆ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف کے آخری دس دنوں میں ہمیشہ اعتکاف کیا کرتے تھے' حتیٰ کہ آپ رفیق اعلیٰ سے جا ملے' آپؐ کے بعد آپؐ کی بیویوں نے اعتکاف کرنا شروع کیا' اعتکاف سنت موکدہ علی الکفایہ ہے' یعنی پوری بستی اور پورے شہر سے اگر کوئی آدمی بھی اعتکاف نہ کرے تو پوری بستی اور شہر پر اللہ ناراض ہوتا ہے اور اگر پوری بستی اور شہر سے ایک آدمی بھی اعتکاف کر لے تو ساری بستی سے اللہ کا غضب رفع ہو جاتا ہے۔

☆ خواہ رات ہو یا دن' اعتکاف کرنے والے پر مباشرت و جماع اور اس کے ابتدائی امور بالکل حرام ہیں۔

☆ روزے کے بغیر اعتکاف کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

☆ اعتکاف کرنے والا صرف شدید ضرورت کے پیش نظر ہی مسجد سے نکل سکتا ہے۔

☆ اعتکاف کرنے والے کو کسی کی بیمار پرسی کے لئے قصداً جانا جائز نہیں ہے' البتہ اگر کسی ضروری کام سے مسجد سے باہر نکلا اور راستے میں بیمار آدمی مل گیا تو چلتے چلتے اس کا حال پوچھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (ابو داؤد)

☆ اعتکاف کرنے والا جنازہ پڑھنے بھی نہیں جا سکتا لیکن اگر جنازہ مسجد میں ہو تو نماز جنازہ ضرور پڑھنی چاہئے۔

☆ اگر قضائے حاجت کے لئے بیت الخلاء کا انتظام مسجد سے ملحق نہ ہو تو رفع حاجت کے لئے باہر نکلا جا سکتا ہے۔

☆ اگر مسجد میں غسل کا انتظام نہ ہو تو غسل واجب کے لئے گھر یا حمام جا سکتا ہے۔

☆ دینی مسائل کی گفتگو میں حصہ لے سکتا ہے' قرآن و تفسیر و علوم اسلام کا درس دے سکتا ہے اور طلباء کو پڑھا سکتا ہے۔

☆ اعتکاف کرنے والے کے لئے نہانا' سر میں تیل ڈالنا' کنگی کرنا جائز ہے۔

عید الفطر

☆ عید کے دن غسل کرنا سنت ہے۔ (طبرانی)

☆ عید کے دن طاقت کے مطابق لباس پہننا چاہئے۔ (طبرانی)

☆ عید کے دن خوشبو لگانا مسنون ہے۔ (طبرانی)

☆ مردوں کیلئے ریشمی کپڑا اور سونے کی اشیاء مثلاً انگوٹھی' زنجیر اور بٹن وغیرہ پہننا حرام ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے کے ٹکڑوں کو ہاتھ میں لے کر فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہیں۔ (بخاری) اس لئے سونے سے بنی ہوئی زینت کی اشیاء اور ریشمی لباس کا استعمال عید کے دن بھی اس کے علاوہ ناجائز ہے۔

☆ عید گاہ کی طرف پیدل جانا چاہئے' ہاں عذر اور دوسری صورت میں سواری پر بھی جایا جا سکتا ہے۔ (ترمذی)

☆ مردوں' بچوں اور عورتوں سب کو عید گاہ جانا چاہئے۔

☆ جن عورتوں کو ماہواری آتی ہو وہ بھی عید گاہ جائیں لیکن نماز میں شریک نہ ہوں' دعا اور تکبیرات میں شریک ہوں اور امام کے خطبہ و وعظ و نصیحت سے استفادہ کریں۔ (نسائی' ترمذی)

☆ عورتوں کو عید گاہ جاتے وقت لمبی

چادروں سے اپنا آپ لپیٹ لینا چاہئے' اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو وہ کسی دوسری بہن سے مستعار لے لے۔ (بخاری و مسلم)

☆ عید گاہ سے واپس آتے وقت راستہ تبدیل کرنا سنت ہے۔ (مسلم و ترمذی)

☆ عید گاہ میں عید کی نماز سے پہلے کوئی نفل نہیں ہیں۔ (مشکوۃ)

☆ عید کے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔

☆ امام کو خطبہ کھڑے ہو کر دینا چاہئے اور اپنے خطبہ میں تکبیرات بکثرت کہنی چاہئے۔ (ابن ماجہ)

☆ عید گاہ میں منبر نہیں رکھوانا چاہئے۔ (مسلم)

☆ نماز عید کھلے میدان میں' پارک یا جنگل وصحرا میں ادا کرنی چاہئے۔ (بخاری)

☆ کسی عذر' بارش یا مناسب جگہ نہ ملنے کی وجہ سے شہر میں' مسجد یا ہال میں نماز پڑھ لینا جائز ہے۔ (ابوداؤد)

☆ جب سورج دو نیزے پر آجائے تو عید کی نماز پڑھ لینی چاہئے۔

☆ نماز عید کی دو رکعت ہیں' حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں' بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن صرف دو رکعت نماز پڑھی نہ اس سے پہلے کچھ پڑھا اور نہ بعد میں کچھ۔

☆ نماز عید کی پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ سات تکبیریں زائد اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں زائد ہیں' دونوں رکعتوں میں تکبیریں قرات شروع کرنے سے پہلے کہنی چاہیں۔

شوال کے چھ روزے اور ان کا ثواب

☆ عن ابی ایوب الانصاری انه حدثه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من صام رمضان ثم اتبسه ستا من شوال کان کصیام الدهر۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ایوب انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھنے کے بعد شوال کے مزید چھ روزے رکھ لے تو وہ شخص ایسا ہے گویا کہ اس نے ہمیشہ روزے رکھے۔

یعنی ایسا شخص اللہ کی بارگاہ میں صائم الدھر سمجھا جائے گا اور یہ اس قانون خداوندی کے مطابق ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ہر نیکی کا اجر و ثواب کم از کم دس گنا ضرور ہوگا' اس حساب سے رمضان کے ۳۰ روزے تین سو روزوں کے برابر ہو گئے اور شوال کے چھ روزے ساٹھ روزوں کے برابر اور سال کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں' اس طرح یہ سال بھر کے روزے ہوئے۔

اس سلسلے میں چند مشہور احادیث ذیل میں درج کی جا رہی ہیں ملاحظہ فرمائیں:

☆ عن ثوبان عن رسول الله قال جسل الله الحسنة بعشر امثالها فشهر بعشرة اشهر وستة ایام بعد الفطر تمام السنة۔ (رواه النسائی واللفظ له)

ثوبانؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالی نے ایک نیکی کے بدلے میں دس نیکیاں رکھی ہیں اور ایک ماہ کے بدلے میں دس ماہ رکھے ہیں' اور چھ روز عید الفطر کے بعد روزوں کے تمام سال کے برابر۔

☆ رواہ ابن حبان عن ابی ایوب عن رسول الله قال من صام رمضان و ستا من شوال نقد صام الدهر۔ (حدیث صحیح)

ابن حبان ابو ایوبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو انسان رمضان کے روزے رکھے اور پھر شوال کے چھ روزے رکھے' تحقیق اس شخص کو زندگی بھر روزے رکھنے کے برابر اجر و ثواب ملے گا۔۔۔۔ ان جملہ احادیث سے شوال کے نفلی روزوں کی اہمیت اور فضیلت واضح ہو جاتی ہے' اللہ تعالی ہمیں یہ روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ قرآن حکیم کا تصور

مطابق دین اسلام قرآن اور حامل قرآن حضور سید کونین محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر مشتمل ہے۔ وہ ذات کہ جو قرآن حکیم کی عملی تفسیر ہے۔ جسے اللہ تعالی نے عالم انسانیت کے لئے "اسوۂ حسنہ" بنایا اور اس اسوۂ کامل کی پیروی کو اہل ایمان پر لازم ٹھہرایا ہے۔

مختصر یہ کہ دین کا صحیح اور جامع تصور صرف قرآن حکیم پیش کرتا ہے جس کی روشنی میں ہمیں اپنے کردار و عمل کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔